فون نمبر ۹۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ... مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
خطبہ نمبر ۵

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر
روشن دین تنویر
یوم چہارشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۶ صلح ۱۳۴۵ہش ۳ شوال ۱۳۸۵ھ ۲۶ جنوری ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۱

اخبارِ احمدیہ

○— ربوہ ۲۵ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

○— ربوہ ۲۵ جنوری مکرم چوہدری محمد عیسیٰ صاحب اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کل مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۶۶ء بروز بدھ بذریعہ چناب ایکسپریس مشرقی افریقہ کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اپنے مجاہد بھائی کو اپنی دعاؤں کے ساتھ الوداع کہنے کے لئے بروقت سٹیشن پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

خلافتِ ثالثہ کے نئے مبارک دور کی

ربوہ میں پہلی عید الفطر کی نہایت بابرکت تقریب

نمازِ عید حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے پڑھائی اور ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

خطبہ اور اجتماعی دعا کے بعد حضور نے ہزاروں احباب کو شرف مصافحہ بخشا

ربوہ میں خلافت ثالثہ کے نئے مبارک دور کی پہلی عید الفطر کی مبارک تقریب مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۶۶ء مطابق یکم شوال ۱۳۸۵ھ بروز اتوار اسلامی طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ سادہ اور پُر وقار طریق پر منائی گئی۔ اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں جن میں مرد، مستورات بچے سب شامل تھے۔ نیز دور و نزدیک سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب نے مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں نماز عید ادا کی۔ نماز کے بعد حضور نے ایک نہایت بصیرت افروز اور روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں واضح فرمایا کہ عید سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ عید کے معنوں کی رو سے بار بار حاصل ہونے والی حقیقی خوشی اللہ تعالیٰ کے بتکرار ملنے والے فضل کے نتیجہ میں ہی میسر آتی ہے۔ پس ہر وہ شخص جو حقیقی عید کا طالب ہے اسے کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ کبھی ختم نہ ہونے والے افضال الٰہی کا مورد بن سکے۔ اس کوشش میں وہ جو نیک عمل بھی بجا لائے گا وہ اسے درجہ بدرجہ حقیقی خوشیوں سے ہمکنار کرنے کا موجب ثابت ہوگا اور اس طرح روحانی لحاظ سے اس کے دن اور رات ہمیشہ خوشیوں میں ہی بسر ہوں گے۔ خطبہ اور اجتماعی دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ نے مسجد میں موجود ہزاروں احباب کو ازراہ تلطف شرف مصافحہ بخشا۔ جس سے ان کے لئے عید کی یہ خوشی بحمد اللہ دوبالا ہو گئی۔ اور وہ بیک وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں نماز ادا کرتے ایک روح پرور خطبہ سے فیض یاب ہوتے اجتماعی دعا میں شریک ہونے اور مصافحہ کے شرف سے مشرف ہونے کی متعدد سعادتوں کے حصول پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجا لائے۔

پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز عید کا وقت ۹ بجے صبح مقرر فرمایا تھا چونکہ مورخہ ۲۲ جنوری یعنی ۲۹ رمضان المبارک کی شام کو مطلع جزوی طور پر ابر آلود ہونے کے باعث ربوہ میں چاند نظر نہ آیا تھا۔ اور ریڈیو پاکستان سے بھی یہی اعلان ہوا تھا کہ چاند کہیں نظر نہیں آیا۔ اس لئے ربوہ میں بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں عید ۲۴ جنوری کو منانے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ لیکن ۲۲ اور ۲۳ جنوری کی درمیانی شب سحری کے وقت یہ اطلاع موصول ہونے پر کہ بعض مقامات پر چاند نظر آیا ہے اور حکومت نے اس کی تصدیق کر کے ۲۳ جنوری کو ہی عید منائے جانے کا اعلان کر دیا ہے، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہی فیصلہ فرمایا کہ عید ۲۳ جنوری کو منائی جائے اور اس خیال سے کہ احباب کے واسطے اس اچانک اطلاع کے بعد ۹ بجے صبح تک نماز عید کے لئے جمع ہونا مشکل ہوگا حضور نے نماز کا وقت ساڑھے نو بجے تک بڑھا دیا۔ چنانچہ اس نئے فیصلہ کا اعلان محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے جو مسجد مبارک میں اعتکاف بیٹھے ہوئے تھے لاؤڈ سپیکر سے ۲۳ جنوری کو علی الصبح اس وقت کیا جبکہ احباب رمضان کا تیسواں روزہ رکھنے کی نیت سے سحری کھا رہے تھے۔ اس اعلان کے ہوتے ہی احباب نے روزہ کی نیت نہ کی اور مسجد میں نماز فجر ادا کرنے کے بعد نماز عید کی تیاری شروع کر دی۔

چنانچہ ۹½ بجے تک نہ صرف ہزاروں کی تعداد میں اہل ربوہ بلکہ احمد نگر، چنیوٹ، سرگودھا، لائل پور اور متعدد دوسرے مقامات کے کثیر التعداد احباب بھی جوق در جوق مسجد میں آ جمع ہوئے حتیٰ کہ مسجد ہی نہیں بلکہ اس کے باہر کا وہ وسیع و عریض میدان بھی جو لنگر خانہ کی پرانی عمارت منہدم کئے جانے کے بعد اب مسجد مبارک کے احاطہ میں شامل کر دیا

(باقی ص۸ پر)

○— مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب بی۔ اے، بی۔ ایڈ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ (جن کا گزشتہ دنوں لاہور میں معدہ کا اپریشن ہوا تھا) کی حالت نہایت تشویشناک ہے احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

○— مکرم عبد اللطیف صاحب شہید جن کی بیماری کی خبر پچھلے دنوں اخبار میں شائع ہوئی تھی الحمد للہ وہ تندرست ہو کر ہسپتال سے واپس گھر آ گئے ہیں اور ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ازراہِ ہمدردی ان کی بیمار پرسی کے لئے خطوط لکھے، کمزوری ابھی بہت زیادہ ہے اس لئے ان احباب کے خطوط کے جواب خود نہیں دے سکتے جنہوں نے اس بیماری میں انہیں خطوط لکھے احباب صحت کاملہ کے لئے آئندہ بھی دعائیں جاری رکھیں۔

راقم محمد اسمٰعیل پانی پتی ۱۸ رام گلی نمبر ۳ لاہور

سامان برائے مہاجرین

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مہاجرین کی طرف سے لحاف بستر اور پہننے کے کپڑوں کی برابر مانگ آ رہی ہے۔ اب تک جو سامان احباب کی طرف سے نظارت کو موصول ہوا تھا وہ تقسیم ہو چکا ہے۔ سردی کی شدت کے پیش نظر درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ سامان احباب جو بھجوا سکتے ہوں نظارت ہذا کو بھجوا دیں تا کہ مستحقین میں تقسیم کیا جا سکے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(نظارت امور عامہ ربوہ)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

روزوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ سبق دیا ہے کہ ہماری زندگیاں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہونی چاہئیں

ہمیں اتنی بے نفسی اور اخلاص کے ساتھ روزہ رکھنا چاہیئے کہ ہمارا روزہ اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہو جائے

رمضان میں صدقہ و خیرات۔ تلاوت قرآن اور دعاؤں پر خاص زور دینا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۵ء

مرتبہ۔ مکرم محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔
آج میں

ماہ رمضان کی عبادات

فرائض اور نوافل کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ میں فرماتا ہے۔

احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم هن لباس لکم وانتم لباس لهن علم الله انکم کنتم تختانون انفسکم فتاب علیکم وعفا عنکم فالئن باشروهن وابتغوا ما کتب الله لکم وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا الصیام الی اللیل ولا تباشروهن وانتم عاکفون فی المساجد تلک حدود الله فلا تقربوها کذلک یبین الله ایاته للناس لعلهم یتقون۔

اس آیہ کریمہ میں روزہ کے متعلق ایک بڑے حسین پیرایہ میں ہمیں یہ بتایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں صوم (روزہ) کسے کہتے ہیں۔

اس آیت کی تفسیر یہ ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں روزہ رکھنے کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانے کی اجازت ہے۔

عرب کے دستور کے مطابق اور ان کے خیال کی رو سے روزے کے دنوں میں ایسا فعل رات کو بھی جائز نہیں خیال کیا جاتا تھا فرمایا وہ تمہارے لئے ایک قسم کا لباس ہیں۔ یعنی تقوے کا ایک پیرہن تم ان کے ذریعہ حاصل کرتے ہو۔ اسی طرح تم بھی ان کے لئے تقوے کا پیرہن ہو۔ گویا تم ایک دوسرے کے لئے تقوے اللہ کے بعض تقاضوں کے پورا کرنے کا ذریعہ بنتے ہو۔

اس کے بعد فرمایا علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم الآیہ کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں کی حق تلفی کرتے تھے یہ

حق تلفی کرنے کے معنی

نئے ہیں۔ کیونکہ پہلی بار تعالیٰ حضرت مصلح موعود (رضی اللہ عنہ) نے تفسیر صغیر میں یہ معنے بیان فرمائے ہیں۔ ورنہ پہلے مفسر اس کا کچھ اور ہی ترجمہ و تفسیر کیا کرتے تھے۔

تو فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تم اپنے نفسوں کی حق تلفی کرتے تھے اور جہاں تک تسکین نفس کی تمہیں اجازت دی گئی ہے۔ تم اس سے بھی پرہیز کرتے تھے۔ یہ دیکھ کر اس نے اپنے فضل سے اپنا یہ حکم تمہارے لئے کھول کر بیان کر دیا۔ اور عفا عنکم اس طرح تمہاری حالت کی اصلاح کر دی اور تمہاری عزت کے سامان کر دیئے۔

یہاں خدا تعالیٰ نے

ایک بنیادی اصول

کی طرف بھی متوجہ کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ کی رضا کی راہوں کی تعیین اگر بندہ اپنے طور پر کرنے لگے۔ تو وہ اپنے حقوق بھی تلف کر جاتا ہے اور دوسروں کے حقوق کا تو کہنا ہی کیا۔ اس لئے دین کے معاملہ میں یہ ضروری تھا کہ قرب کی راہوں اور شریعت کے اصول کی تعیین آسمان سے وحی الٰہی کے ذریعہ کی جائے۔ ورنہ انسان غلطیاں کرے گا۔ اور اپنے بھی اور دوسروں کے حقوق بھی تلف کرے گا۔

تو فرمایا فالئن باشروهن اسی لئے ہم نے تمہارے حقوق کی حفاظت کے لئے اس شریعت کو نازل کیا ہے اور تمہارے فائدے کے لئے ہی سب احکام اتارے گئے ہیں۔ پس اب تم بلا خوف لومۃ لائم اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔ وابتغوا ما کتب اللہ لکم اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مقدر کیا ہے۔ اس کی جستجو کرو۔

وابتغوا ما کتب اللہ لکم کے دو اور معنے بھی ہیں۔ اول بغی کے معنے طلب کرنے کے ہوتے ہیں اور کتاب ان فرائض کے مجموعہ کو کہتے ہیں جو وحی کے ذریعہ بطور شریعت انسان کو دیا جاتا ہے۔

فرمایا کہ تم روزے اس نیت سے رکھو۔ یا یہ کہ ہم نے روزوں کو تم پر اس لئے فرض کیا ہے کہ تا تم یہ سبق سیکھو کہ کتاب اللہ (یعنی آسمانی شریعت) کو اور اس کے تمام احکام کو اپنا مطلوب بنانا ہے۔ گویا وابتغوا ما کتب اللہ لکم کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرائض تمہارے لئے مقرر کئے ہیں۔ ان کو اپنا

مطلوب اور مقصود

بناؤ۔ (اس کی قدرے زیادہ تفصیل میں آئندہ جا کر بیان کروں گا۔ جہاں روزہ کی حکمت بیان کی جائے گی۔)

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزے کے دو حصے ہیں۔ ان دونوں کے درمیان اس بنیادی اصل کو اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا۔ کہ ہم نے روزے کو اس لئے فرض کیا ہے۔ تا تم یہ سمجھ لو اور خوب پہچان جاؤ۔ کہ تمہاری

ترقیات کے لئے یہ ضروری ہے

کہ تم سب فرائض کو اپنی زندگی کا مقصود اور مطلوب ٹھہراؤ۔

ابتغاء کا ایک اور مفہوم بھی یہاں ہو سکتا ہے۔ وہ مفہوم ہے تجاوز کر جانا۔

یہ تجاوز کبھی برا ہوتا ہے کبھی اچھا یہ دونوں معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ تو یہاں فرمایا وابتغوا ما کتب اللہ لکم کہ اگر تم مقام محمود کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو فرائض تک ہی نہ ٹھہر جانا بلکہ اس سے بھی آگے بڑھنا۔ اور

نوافل کے ذریعہ

مقام محمود کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا۔ اسی لئے رمضان کے روزوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے بہت سے نوافل جیسا کہ میں بعد میں بتاؤں گا۔ بیان فرما دیئے ہیں۔

تو وابتغوا ما کتب اللہ لکم کے تیسرے معنے یہ ہیں کہ تم فرائض کے علاوہ نوافل کی طرف بھی متوجہ رہنا۔ اس کے بغیر تمہیں مقام محمود حاصل نہیں ہو سکتا۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ کھاؤ اور پیئو یہاں تک کہ تمہیں صبح کی سفید دھاری رات کی سیاہ دھاری سے الگ نظر آنے لگے اس کے بعد صبح سے رات تک روزوں کی تکمیل کرو۔

ماہِ رمضان کے ساتھ جو فرض تعلق رکھتا ہے وہ ہے روزہ رکھنا۔ اب یہاں ہمیں یہ بتایا کہ روزہ صبح سے لے کر شام تک رکھنا ہوگا اور اس روزے کے وقت میں جہاں کھانے پینے سے رُکنا ہوگا وہاں جنسی تعلقات سے بھی احتراز ضروری ہوگا۔

ہر مومن بالغ اور عاقل کے لئے ضروری ہے کہ وہ روزہ رکھے اگر وہ بغیر جائز عذر شرعی روزہ نہیں رکھے گا تو وہ خدا تعالےٰ کے نزدیک گنہگار ٹھہرے گا۔

یہاں میں

یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں

کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سحری کے کھانے کو آخری وقت میں زیادہ پسند فرماتے تھے۔ اور افطاری کو پہلے وقت میں۔ زید بن ثابت [illegible] ہے کہ تسحرنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قام الی الصلوٰۃ قلت کم کان بین الاذان والسحور قال قدر خمسین آیۃ

رمضان کے مہینے میں ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کا کھانا کھایا۔ اسکے بعد آپ نماز فجر کے لئے باہر تشریف لے گئے۔ ان سے پوچھا گیا کہ سحری کے کھانے اور نمازِ صبح کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟؟ انہوں نے کہا بس اتنا ہی جس میں قرآن کریم کی پچاس آیات پڑھی جا سکتی ہوں (یہ بھی ایک بڑا پیارا طریق بیان ہے کہ وقت کو منٹوں کی بجائے قرآن کریم کی آیات کی تلاوت کے ساتھ بیان کیا جائے۔ یہ بات بتاتی ہے کہ ان لوگوں کے دلوں میں قرآن کریم کا کتنا عشق تھا!)

اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت بلال مختلط قسم کے آدمی ہیں ابھی پو نہیں پھوٹتی کہ اذان دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں اس لئے جب بلال اذان دے رہا ہو تو کھانا پینا نہ چھوڑا کرو اور انتظار کیا کرو کہ حضرت ابن ام مکتوم (جو ایک نابینا صحابی تھے) اذان دیں وہ اسی وقت اذان دیتے تھے جب انہیں چاروں طرف سے آوازیں آتیں کہ فجر ہو گئی ہے۔ اذان دو۔ ان کی اذان کی آواز جب کان میں پڑے تو پھر سحری چھوڑ دو۔

کسی پوچھنے والے نے پوچھا کہ ان دونو اذانوں میں کتنا فرق تھا اس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اتنا ہی فرق تھا کہ بلال اذان بند کرتے اور ابن ام مکتوم اذان شروع کرتے۔

اس روایت سے پتہ چلتا ہے کہ سحری کا کھانا بالکل آخری وقت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا۔

افطاری کے متعلق آپ کا یہ ارشاد ہے کہ بالکل پہلے وقت میں کر لینی چاہیئے۔ چنانچہ بخاری شریف میں روایت ہے۔

عن سھل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر کہ میری امت کے لوگ بھلائی کو اس وقت تک حاصل کرتے رہیں گے جب تک کہ وہ افطاری پہلے وقت میں کیا کریں گے۔

اس کے

ایک لطیف معنے

شارحین حدیث نے یہ کئے ہیں کہ حضور علیہ السلام کا مطلب یہ تھا کہ جب تک لوگ میری سنت پر عمل کرتے رہیں گے ان کا بھلا ہوگا۔ میں پہلے وقت میں افطاری کرتا ہوں اور جب تک میری امت میری سنت کی تابع رہے گی اور میری سنت پر عمل کریگی اس وقت اللہ تعالےٰ کی بڑی برکتیں بھی اسے حاصل ہوتی رہیں گی۔

پس اوّل وقت میں افطاری اور آخری وقت میں سحری کھانا بڑی برکت کا موجب ہے کیونکہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ ہمیں اس کے مطابق عمل کرنا چاہیئے تا اللہ تعالےٰ ہمیں اپنی برکات سے نوازتا چلا جائے۔

پھر روزے کی عبادت کے متعلق جب ہم مزید غور سے کام لیتے ہیں تو ہمیں ایک اور لطیف بات معلوم ہوتی ہے۔ اس عبارت میں ہمیں کھانے پینے سے روکا گیا ہے اور کھانے پینے پر ایک فرد کی بقاء کا انحصار ہے کیونکہ کوئی شخص کھائے پیئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔

پھر ہمیں جنسی تعلقات سے بھی روکا گیا ہے اور جنسی تعلقات پر نسل کی بقاء کا انحصار ہے۔ اس کے بغیر نسلِ انسانی جاری نہیں رہ سکتی۔ اگر دنیا کے سارے لوگ وہ کیفیت اپنے پر وارد کر لیں جو روزہ کے وقت ایک روزہ دار کی ہوتی ہے تو یقیناً یہ دنیا اسی نسل میں ختم ہو جائے۔

تو بنیادی چیز جس کا اقرار اللہ تعالےٰ نے روزہ کے ذریعہ ہم سے لیا ہے وہ یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی اور اپنی نسل کی زندگی۔ اے خدا! تیرے حوالے کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمیں ان چیزوں سے بھی روکا گیا ہے جن پر ہماری زندگی کی بقاء کا انحصار ہے اور اس چیز سے بھی روکا گیا ہے جس پر ہماری نسل کی بقاء کا انحصار ہے گویا ہم سے خدا تعالےٰ یہ اقرار کرواتا ہے کہ ہمارا سب کچھ تیرا ہو گیا۔ تو اگر کہے تو ہم بھوکے پیاسے مرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور تو اگر چاہے اور تیری رضا اسی میں ہو تو ہماری نسلیں بھی تجھ پر قربان۔

پس

یہ ایک بنیادی منشاء ہے

جس کے گرد قرآن کریم اور اسلامی شریعت کے تمام احکام چکر لگاتے ہیں اسی وجہ سے ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ باقی عبادتوں کا تو اپنا اپنا ثواب ہے۔ لیکن روزہ میرے لئے ہے۔ اور میں خود روزے دار کی جزاء ہوں۔ اس میں بھی اسی طرف اشارہ ہے۔

غرض، ماہ رمضان کے روزے جو ہم پر فرض کئے گئے ہیں ان کے ذریعہ دراصل ہم سے عملاً یہ اقرار لیا جاتا ہے کہ ہماری زندگی بھی تیری راہ میں قربان اور ہماری نسل بھی تیری راہ میں قربان۔ اور اسی وجہ سے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ جس شخص نے روزہ کی اس روح کو نہیں پایا اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ تمہیں بھوکا پیاسا نہیں رکھنا چاہتا۔ نہ اسے اس سے کوئی فائدہ ہے اور نہ کوئی غرض۔

پس اس

روزے کے پیچھے جو رُوح ہے

اسے پیدا کرو۔ آپ نے فرمایا: من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ کہ جو شخص کذب (جھوٹ) کو نہیں چھوڑتا تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑے۔

زور کے ایک معنے "حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف مائل ہو جانا" کے بھی ہیں۔

تو اس حدیث کے یہ معنے ہوں گے کہ جو شخص جھوٹ کو نہیں چھوڑتا۔ اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف میلان رکھتا ہے۔ اور شریعتِ حقہ کے تقاضوں کی بجائے باطل کے شیطانی تقاضوں کو پورا کرنے کی طرف مائل ہوتا ہے تو اسے روزہ رکھنے سے کیا فائدہ؟ خدا کو تو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔ دراصل ترکِ طعام اور ترکِ شہوت کے پیچھے جو روح ہے اس کے تقاضوں کو پورا کرنا ایک مومن کا فرض ہے۔

اسی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصیام جنۃ فلا یرفث ولا یجھل (یہ چھوٹا سا ٹکڑا ہے ایک لمبی حدیث کا) فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے روزہ کو تمہارے لئے ڈھال بنایا ہے اور تمہاری نجات کا راز اور تمہاری نسلوں کی بقاء کا سِرّ اس بات میں ہے کہ تم اپنی زندگیوں کو اور اپنی نسلوں کی تربیت کو اپنے مولا کی مرضی کے تابع بناؤ۔ (فلا یرفث) اور اپنے منہ سے جاہلیت کی زبان باہر نکال پھینکو۔ اور اپنے جوارح کو زمانۂ جاہلیت کی بداعمالیوں سے پاک کرو۔ (ولا یجھل) اور آنیوالی نسلوں کے لئے نیک نمونہ قائم کرو۔ اگر تم روزے کو اپنے لئے ڈھال نہیں بناؤ گے تو اللہ تعالےٰ کے غضب سے کبھی بچ نہیں سکو گے۔

پس

محض روزہ رکھنا کافی نہیں

بلکہ اتنی دعاؤں کے ساتھ، اتنی نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ اور اتنی بے نفسی اور فنا کی حالت میں روزہ رکھنا چاہیئے کہ ہمارا روزہ اللہ تعالےٰ کے حضور قبولیت حاصل کر لے۔ اگر ہمارا روزہ خدا کے حضور قبولیت حاصل نہ کرے تو پھر یہ درحقیقت وہ روزہ نہیں جس کا حکم خدا تعالےٰ نے دیا تھا بلکہ محض بھوک اور پیاس برداشت کرنا ہے۔

پس روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی گردن اور اپنی نسل کی گردن خدا کی آخری اور کامل شریعت قرآن کریم کے جوئے کے نیچے رکھدے۔ اسی لئے نفلی عبادت جو رمضان سے خاص طور پر تعلق رکھتی ہے۔ وہ تلاوت قرآن کریم کی کثرت ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا فعل اس پر شاہد ہے کہ اس ماہ میں قرآن کریم کو کثرت سے پڑھنا چاہیئے حضرت جبرئیل رمضان کے مہینے میں ہر رات زمین پر نزول فرماتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے مل کر قرآن کریم کا دور کرتے اور ہر رمضان میں ایسا ہوتا رہا۔ تا امت مسلمہ جان لے کہ رمضان شریف میں قرآن کریم بکثرت پڑھنا چاہیئے۔ پھر چونکہ

روزے کی حکمت اور اصل غرض

یہ ہے کہ انسان کو یہ تعلیم دی جائے کہ وہ اپنی گردن خدا کی مرضی کے جوئے تلے رکھدے اور خدا کی مرضی کا علم ہمیں قرآن کریم کے سوا ہو نہیں سکتا تھا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ قرآن کو پڑھا جائے اور پڑھنے سے مراد صرف الفاظ ہی کی تلاوت نہیں بلکہ جیسے خدا توفیق بخشے اور علم و فراست،

عطا فرمائے اس کا فرض ہے کہ وہ اسکے مطالب پر غور کرے اور وہ پڑھے تو اس نیت سے پڑھے کہ اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر نیت یہ ہو کہ محض الفاظ کو دہرا دینا ہے عمل ضروری نہیں تو ایسا شخص قرآن کریم سے کوئی برکت حاصل نہیں کر سکتا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے جب لوگوں میں بعض کمزوریاں دیکھیں تو فرمایا کہ قرآن کریم تو اسلئے نازل ہوا تھا کہ اس پر عمل کیا جائے مگر بعض لوگوں نے اسکی تلاوت کو ہی سارا عمل سمجھ لیا ہے یعنے سمجھتے ہیں کہ صرف یہ کافی ہے کہ قرآن کریم کو پڑھ لیا جائے۔ اور یہ ضروری نہیں سمجھتے کہ جو احکام قرآن کریم نے ہمیں بطور اوامر یا نواہی دئے ہیں ان پر عمل بھی کیا جائے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ حدیث بھی منسوب ہوتی ہے کہ آپؐ نے فرمایا تھا: افضل عبادۃ امتی تلاوۃ القرآن کہ میری امت کی سب سے بڑی فضیلت رکھنے والی عبادت تلاوتِ قرآن ہے"۔

مذکورہ حدیث کے یہی معنے ہیں کہ قرآن کریم کو پڑھا جائے پھر اس کو سمجھا جائے اور پھر سمجھ، طاقت اور استعداد کے مطابق اس پر عمل بھی کیا جائے۔

بہر حال یہ ایک نفلی عبادت ہے جس کا رمضان کے ساتھ خاص تعلق ہے۔

ایک اور نفلی عبادت

جس کا رمضان سے تعلق ہے وہ رمضان میں رات کو اٹھنا اور نمازِ تہجد ادا کرنا ہے۔ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا: من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه کہ جو شخص بھی رمضان کی راتوں میں اٹھتا اور نوافل ادا کرتا ہے۔ اور اپنے رب کے حضور عاجزی کے ساتھ جھکتا اور اخلاص اور تضرع کے ساتھ اس سے یہ دعا مانگتا ہے کہ وہ خدائے غفور و رحیم اسکی خطاؤں کو معاف کرے اور روحانی ترقیات کے دروازے اس پر کھول دے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اسکے سارے پچھلے گناہ جو اسنے اس وقت تک کئے ہوں معاف کر دئے جائینگے۔

یہاں مَیں مختصراً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نمازِ تہجد کے متعلق کچھ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ بہت سے نوجوان ایسے ہیں جو ان تفاصیل کا علم نہیں رکھتے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم عموماً باقاعدگی کے ساتھ گیارہ رکعت مع وتر پڑھا کرتے تھے پھر احادیث میں اختلاف ہے۔ بعض میں ہے کہ آپؐ دو دو رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے اور آخر میں ایک رکعت پڑھ لیتے۔ لیکن بعض روایات میں ہے

کہ چار چار رکعتوں کے بعد سلام پھیرتے پھر تین رکعتیں پڑھ لیتے (وتر کی) اور بعض روایات میں گیارہ سے کم رکعتیں پڑھنے کا ذکر بھی ہے۔ تو مَیں "عام طور پر گیارہ رکعتیں" اسلئے کہہ رہا ہوں کہ بعض روایات میں جو اختلاف ہے وہ وقت کے تقاضوں کی وجہ سے ہو سکتا ہے لیکن عام روایت یہی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ نوافل رات کے پچھلے حصہ میں پڑھا کرتے تھے۔ آپ دوست جانتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رہائش ان حجروں میں تھی جن کے دروازے مسجد میں کھلتے تھے۔ ایک دفعہ آپؐ پچھلی رات نمازِ تہجد کے لئے مسجد میں تشریف لے آئے کچھ لوگوں نے جو حضورؐ کو دیکھا تو انہوں نے بھی حضورؐ کے پیچھے نماز شروع کر دی۔ اگلے روز کچھ اور لوگوں کو پتہ چلا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رات کو نمازِ تہجد مسجد میں ادا کرتے ہیں۔ تو وہ بھی آ گئے تیسری یا چوتھی رات مجمع اور بھی بڑھ گیا۔ یہاں تک کہ کہتے ہیں کہ مسجد کھچا کھچ بھر گئی۔ اس رات آپؐ باہر نہ نکلے اور اپنے حجرے میں نماز ادا کر لی۔ اور صبح فرمایا کہ اگر اس طرح روایت اور سُنّت بن جاتی کہ تہجد کے وقت نماز با جماعت ادا کی جائے تو میری امت کے بہت سے لوگوں کے لئے یہ مصیبت ہو جاتی۔ کیونکہ فرائض میں سے شمار کی جانے لگتی۔ (کس قدر ہمارا خیال رکھنے والی تھی وہ مقدس روح ؟؟ اللہ تعالیٰ کے ہزاروں لاکھوں بلکہ کروڑوں سلام ہوں اس پر!!!)۔ فرمایا آج مَیں اس لئے نہیں آیا کیونکہ یہ نوافل ہیں فرائض میں سے نہیں۔ چنانچہ بعد میں اسی پر عمل ہوتا رہا۔ حتیٰ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا زمانہ بھی گزر گیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ کا بھی ایک حصہ گزر گیا۔

ایک رات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ چکّر لگا رہے تھے

آپ نے عشاء کے بعد دیکھا کہ کوئی شخص اکیلے نماز نفل ادا کر رہا ہے۔ اور ایک جگہ چار پانچ آدمی اکٹھے ہو کر ایک قاری کے پیچھے نماز ادا کر رہے ہے۔ کچھ اور لوگ بیس منٹ آدھ گھنٹہ پیچھے آئے اور انہوں نے علیحدہ نماز شروع کر دی۔ یہ دیکھ کر آپ نے خیال فرمایا کہ یہ لوگ مختلف ٹولیوں میں پہلے وقت جو نماز ادا کر رہے ہیں تو کیوں نہ مَیں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں؟ چنانچہ آپ نے ایک قاری کو امام مقرر کیا اور فرمایا کہ اگر تم نے اصل وقت چھوڑ کر ہی یہ نوافل ادا کرنے ہیں تو اپنی اجتماعی روح کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس قاری کے پیچھے آ کر نماز ادا کر لیا کرو۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ بہتر وقت وہی ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ نوافل ادا فرمایا کرتے تھے یعنی

رات کا پچھلا پہر۔

تو پہلے تہجد کی نماز رات کے پچھلے حصہ میں پڑھی جاتی لیکن جائز ہے کہ رات کے پہلے حصہ میں بھی یہ نوافل ادا کر لئے جائیں اور اصل یہی ہے کہ انسان نوافل کو علیحدہ تنہائی میں ادا کرے کیونکہ نوافل کی بہت سی برکات کا تعلق خاموشی، تنہائی اور پوشیدگی سے ہے اور جو شخص واقعی اللہ تعالےٰ سے پیار کرنے والا ہو وہ اپنے اس پیار کا اظہار لوگوں کے سامنے نہیں کیا کرتا۔

اس لئے یہ نماز گھر میں تنہائی میں پڑھنی چاہیئے۔ لیکن اگر کوئی شخص اس میں دقّت محسوس کرے تو پورے ثواب سے محروم ہونے کی بجائے یہ بہتر ہے کہ وہ عشاء کے بعد ان نوافل کو ادا کرے اس طرح ایک حد تک اسے بھی ثواب حاصل ہو جائے گا۔

ایک اور چیز

جس کا تعلق ماہ رمضان سے ہے وہ لیلۃ القدر کی تلاش ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحروا لیلۃ القدر فی عشر الاواخر من رمضان کہ رمضان کی آخری دس راتوں میں لیلۃ القدر کو تلاش کرو۔ اسی طرح حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں کان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر شد مئزرہ و احیی لیلہ و ایقظ اھلہ کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آ جاتا تو آپ اپنی کمر کس لیتے یعنی معمول سے زیادہ مجاہدات کے لئے مستعد اور تیار ہو جاتے۔ گو ویسے بھی آپؐ بڑے اہتمام سے رات کو نوافل ادا کیا کرتے لیکن جب رمضان کے آخری دس روز شروع ہو جاتے تو آپؐ مجاہدات کا اور زیادہ اہتمام فرماتے۔

و احیی لیلہ اور اللہ تعالےٰ کی عبادت میں رات کو زندہ رکھتے۔ اس میں ہمیں اشارۃً یہ بتایا گیا ہے کہ زندگی کی وہی گھڑیاں زندگی کہلانے کی مستحق ہیں جو خدا تعالےٰ کی عبادت اور اطاعت میں گزریں۔ جو زندگی اس کی اطاعت میں نہ گزرے بلکہ اس سے بغاوت میں گزرے وہ تو موت سے بھی بدتر ہے۔

لیلۃ القدر کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے

کہ علماء نے اس کے بہت سے معنی بیان کئے ہیں مَیں اس وقت تفصیل میں نہیں جا سکتا بہر حال وہ ایک رات ہے جس میں خدائے تعالیٰ نے ایک ایسی گھڑی مقدر کی ہے کہ جس میں اگر کسی کو صحیح رنگ میں دعا کرنے کی توفیق مل جائے اسکی نیّت بھی خالص ہو اور محض خدائے تعالےٰ کی رضا مطلوب ہو۔ اور دعا قبول بھی ہو جائے تو وہ گھڑی اتنی عظیم الشان ہے کہ خدائے تعالیٰ کی تقدیروں کو بھی بدل دیتی ہے۔

تو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کی جو آخری دس راتیں ہیں ان میں اس گھڑی کی تلاش کرو۔ اور وہ اور اہو رہے تو یہ ہٹا کہ معمول سے زیادہ خدائے تعالیٰ کی عبادت میں لگ جاؤ تا خدا کے فضل سے تمہیں لیلۃ القدر کی یہ گھڑی نصیب ہو۔

ایک اور نفلی عبادت جس کا تعلق رمضان سے ہے وہ صدقہ و خیرات ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بخاری میں یہ ذکر ہے کہ آپؐ بڑے سخی تھے اور بڑی سخاوت سے کام لیتے تھے۔ دراصل جس وجود کا سارا بھروسہ اور توکل اپنے اس رب پر ہو جسکے خزانے میں کبھی کوئی کمی نہیں آتی اسکو اس بات کا فکر نہیں ہوتا کہ میرے گھر میں کوئی چیز ہے یا نہیں۔ کیونکہ اسکی تمام ضروریات کا کفیل تو خود اس کا خدا ہوتا ہے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کان اجود ما یکون فی رمضان کہ ماہ رمضان میں حضورؐ اپنے معمول سے بھی زیادہ سخاوت برتا کرتے تھے۔

پس ہمیں بھی رمضان میں صدقہ و خیرات کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیئے۔ فی الحقیقت یہ سبق ہمیں خود رمضان کے ذریعہ دیا جاتا ہے کہ ہمارے جو بھائی بھوکے اور پیاسے ہیں ان کا ہم پر حق ہے کہ انکی مدد کریں اور انکی طرف توجہ کریں اور زیادہ سے زیادہ صدقہ دیں۔

—— نیز دعاؤں پر بھی بہت زور دینا چاہیئے۔

—— اور قرآن شریف کی تلاوت کثرت سے کرنی چاہیئے۔

—— اور یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ ہمیں رمضان کی آخری دس راتوں میں لیلۃ القدر کی خاص گھڑی میسّر آ جائے۔ اور خدا کرے کہ ہم اس گھڑی میں صرف اپنی ذات کے لئے ہی نہیں بلکہ اسکے دین کے لئے بھی اس سے مانگیں اور اس گھڑی میں ہمارے منہ سے یہ الفاظ نکل رہے ہوں کہ اے خدا! اسلام کا غلبہ تو مقدر ہو چکا ہے لیکن تو ہم پر یہ فضل فرما کہ ہم اپنی زندگیوں میں اپنی آنکھوں سے اسلام کو ساری دنیا پر غالب ہوتا دیکھ لیں۔ آمین۔

خطبۂ ثانیہ کے بعد

نماز شروع ہونے سے قبل فرمایا:

دوست یہ یاد رکھیں کہ پاکستان کے استحکام کا جو تعلق دعاؤں کے ساتھ ہے اسکی ذمہ داری ہم پر ڈالی گئی ہے۔ اس وقت ایسے آثار ظاہر ہو رہے ہیں کہ خدانخواستہ کہیں ہمارے ملک میں قحط نہ پڑ جائے۔ کیونکہ بڑی دیر سے بارشیں نہیں ہوئیں جمعہ میں قبولیتِ دعا کی ایک گھڑی کی بشارت ہمیں دی گئی ہے سو دوست کثرت سے نماز میں دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ہم پر، ہمارے ملک پر رحم کرے اور ہمیں

قحط کے خطرہ سے محفوظ رکھے

اور ہر رنگ میں رحمتوں کی بارش ہم پر نازل کرے اور ہماری زمینوں کو یہ قوت بخشے کہ اس بارش کو قبول کرکے بہترین کھیتیاں ہمارے لئے اُگائے۔ مَیں دوسری رکعت کے پہلے سجدہ میں خاص طور پر بارش کیلئے دعا کروں گا آپ دوست بھی میرے ساتھ اس دعا میں شامل ہو جائیں۔

روحانی ترقی کا پہلا زینہ — توبہ

(مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد مربی سلسلہ)

خداوند حکیم نے انسانی پیدائش میں بیشمار حکمتیں پنہاں رکھی ہیں اور اسکو عظیم الشان طاقتوں اور استعدادوں سے نوازا ہے۔ دماغی استعدادوں کی حد لبت ہی آج تک نہیں کی جا سکی اور اس پر مستزاد یہ کہ ان طاقتوں اور استعدادوں کو کام میں لانے کے لئے خود کار مشین کی طرح اسے ارادہ اور عزم کی طاقت بخشی اور پھر اسی پر بس نہیں بلکہ اسی ارادہ میں اللہ تعالیٰ انسان کو کسی قدر اختیار بھی عطا فرمایا تاکہ وہ اپنے اس اختیار کو کام میں لاتے ہوئے جب اپنے ارادہ اور خواہش سے نیک اعمال بجا لائے تو مستحق اجر و ثواب اور رضاء الٰہی قرار پائے اور جب اس ارادہ کو صحیح سمت اور رخ سے پھرا کر غلط رستہ اور بد اعمال کی طرف لگا دے تو اس کی وہ سزا پائے جس سے وہ اصلاح پذیر ہو کر خدا تعالیٰ کی عبودیت کی طرف رُخ کر لے۔

اسی ارادہ اور اختیار کی وجہ سے انسان بسا اوقات "احسن تقویم" سے گر کر "اسفل السافلین" کا رستہ اختیار کر لیتا ہے اور دُنیا کی دلکشی اور مادیت کا رعب و دبدبہ اسے مرعوب کر کے روحانیت کی طرف سے پہلو تہی کرنے پر آمادہ کر دیتا ہے ایسے وقت میں انسان کی عجیب حالت ہوتی ہے روحانی تشنگی کی وجہ سے ایک اضطراب اور بے چینی لاحق ہو جاتی ہے اور یا اگر وہ زیادہ دور جا چکا ہو اور اس کا احساس ختم ہو چکا ہو تو بھی وہ ایک خلا اور کمی ضرور محسوس کرتا ہے۔ ان ہر دو صورتوں میں تواب و رحیم خدا نے انسان کی دستگیری و دلجوئی کے لئے توبہ کا دروازہ کھولا ہے جس پر یہ خوشخبری آویزاں ہے کہ

قل یعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم۔

یعنی اے اپنی جانوں پر زیادتی کرکے ان کو صحیح رستہ سے ہٹا دینے والو! اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں سے نا امید نہ ہو کیونکہ وہ سب گناہ بخش دیا کرتا ہے یقیناً وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے بمغفرت و رحمت کی یہ صدائے عام مایوسی کو یکسر ختم کر دیتی ہے اور مایوسی وہ بیماری ہے جسکے ساتھ انسان کی ہر قسم کی ترقی رک جاتی ہے کوشش ختم ہو جاتی ہیں۔ اور عزائم فنا ہو جاتے ہیں

توبہ اسلامی تعلیمات و احکامات کے خصائص میں سے ایک نمایاں خصوصیت ہے کیونکہ دوسرے مذاہب میں یا تو اس کا سرے سے تصور ہی نہیں ہے اور اگر ہے تو وہ انتہائی ناقص اور نامکمل۔ مثلاً موجودہ عیسائیت نے تو انسان کو بری طرح گناہ کے شکنجہ میں جکڑ کر دکھایا ہے کہ وہ اس سے آزاد ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس تعلیم کے مطابق انسان پیدائشی طور پر گناہ گار ہی پیدا ہوتا ہے اور اگر وہ چاہے بھی اور کوشش بھی ..... کرے تو گناہ کے میلانات اور ان کے بد نتائج سے محفوظ نہیں رہ سکتا سوائے اسکے کہ وہ یسوع کے کفارہ پر ایمان لائے یہ اصول اگرچہ اپنی ذات میں غلط اور بے دلیل ہے لیکن اس کی موجودگی میں بھی اس کی کمی اور نقص اس طرح معلوم ہو جاتا ہے کہ عیسائی مسلمات کے مطابق کفارہ پر ایمان سابقہ گناہوں سے تو نجات دلا دیتا ہے لیکن اگر پھر بعد میں کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کے متعلق انجیل ہمیں بتاتی ہے کہ مسیح دوبارہ اس کی خاطر قربان نہ ہوں گے گویا یہ گناہ معاف نہیں ہو سکتا اور اس طرح کفارہ پر ایمان بھی رائیگاں اور بے کار ہو گیا۔ اس صورت میں توبہ کی تعلیم ہی انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف رغبت دلاتی اور گناہوں سے بچنے کی ہمت دلاتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدائے تواب کی رحمت کی وسعت کا نقشہ ایک مثال میں بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص بہت بڑا گنہگار تھا۔ یہاں تک کہ اس کے ہاتھ ننانوے انسانی خونوں سے رنگے ہوئے تھے۔ لیکن اس قساوت و شقاوت قلبی کے باوجود اس کو اپنے گناہوں پر ندامت پیدا ہوئی اور وہ ایک عالم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے گناہوں کی کثرت کا ذکر کرکے پوچھا کہ کیا میرے لئے بھی توبہ کی کوئی گنجائش ہے اس عالم نے اجو یقیناً عارف باللہ نہ تھا جواب دیا کہ تمہارے جیسے خونی اور گناہ گار انسان کے لئے توبہ کے دروازے قطعی طور پر بند ہیں یہ سُنکر وہ شخص مایوس ہو گیا اور اس نے یہ سوچ کر کہ ننانوے اور سو میں کیا فرق ہے۔ اس عالم کی گردن بھی اُڑا دی لیکن دل میں توبہ اور ندامت کا جو احساس پیدا ہوا تھا۔ اس نے اس کی جستجو کو ختم نہ ہونے دیا اور وہ لوگوں سے معلوم کرکے ایک اور عالم کے پاس گیا اور اس کے سامنے اپنا سوال دہرایا اس ربانی عالم نے جواب دیا کہ تمہاری توبہ ضرور قبول ہو سکتی ہے ہاں تم اپنے علاقہ کو چھوڑ دو کیونکہ معلوم ہوتا ہے وہاں اچھے اور نیک لوگ نہیں رہتے اور فلاں علاقے میں جا رہو جہاں نیک لوگ رہتے ہیں۔ چنانچہ سائل اس نصیحت کے مطابق توبہ کے ارادے سے ہجرت کرکے اس علاقے کی طرف روانہ ہوا لیکن رستہ میں ہی اسکو موت نے آلیا اس پر مثالی طور پر رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں تکرار ہوئی عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ یہ گنہگار انسان ہے اور مستحق عذاب ہے اور ابھی اس کی توبہ مکمل نہیں ہوئی لیکن رحمت کے فرشتوں کا کہنا یہ تھا کہ اس شخص نے توبہ کا ارادہ کر لیا تھا اور اسی غرض سے ہجرت کرکے جا رہا تھا اس بحث کا فیصلہ خدا تعالیٰ کے ایک فرشتہ نے یہ کیا کہ دونوں طرف کے فاصلے ماپ لئے جائیں اگر وہ علاقہ جہاں سے یہ شخص آ رہا تھا قریب ہو تو اس کو مستحق سزا سمجھا جائے لیکن اگر وہ علاقہ نسبتاً قریب ہو جہاں یہ شخص جا رہا تھا تو اسکی توبہ مکمل اور مقبول سمجھی جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا تعالیٰ کی رحمت کی وسعت سمجھانے کے لئے فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ کے حکم سے دوسری طرف کی زمین سمٹ کر چھوٹی ہو گئی اور اس گنہگار انسان کو خدا کی رحمت اور مغفرت نے اپنے دامن میں لے لیا۔

مقبول توبہ جسے قرآن مجید میں "توبہ نصوح" کہا گیا ہے اس کے لئے اسلامی تعلیمات میں بعض شرائط بیان ہوئی ہیں۔ جن میں سے پہلی شرط یہ ہے کہ انسان اپنی اس غلطی اور گناہ سے مکمل طور پر باز آ جائے جس سے وہ توبہ کر رہا ہے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ ندامت اور پشیمانی کا احساس دل میں جاگزیں رہے تاکہ دوبارہ اس غلطی کا اعادہ ممکن نہ رہے اور تیسری شرط یہ ہے کہ آئندہ اس غلطی اور گناہ سے ہمیشہ مجتنب رہنے کا پختہ عزم کرے اور اگر وہ غلطی یا گناہ ایسا ہو جس میں کسی اپنے بھائی کو کوئی نقصان یا تکلیف پہنچائی گئی ہو تو اس صورت میں یہ چوتھی شرط بھی ہو گی کہ اس نقصان اور تکلیف کا ازالہ کرے اور اپنے اس بھائی سے معافی مانگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان چاروں شرائط کے ساتھ جو توبہ کی جائے وہ خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کا باعث بن جاتی ہے۔ اور جب بھی کسی انسان کی سعادت اسے توبہ کی توفیق بخشتی ہے تو ایسے انسان کی زندگی میں ایک پاک تغیر اور تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ انقطاع الی اللہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی اور دعا اور عبادت کی طرف بطور خاص رغبت پیدا ہو جاتی ہے ایسا انسان خدا نما انسان بنجاتا ہے اور خدا اسکے دشمنوں کا دوست اور دوستوں کا دشمن بنجاتا ہے خداوند تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں گناہوں سے محفوظ رکھے اور توبہ نصوح کی توفیق عطا فرمائے آمین

جماعت احمدیہ نیروبی کی تعزیتی قرارداد - بروفات حضرت ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

۲۰ نومبر ۱۹۶۵ء کو حضرت ڈاکٹر سید ولایت شاہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رحلت پر جماعت احمدیہ نیروبی نے اسی روز اپنے اجلاس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی۔

جماعت احمدیہ نیروبی کے سب افراد حضرت ڈاکٹر سید ولایت شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر ان کے سب پسماندگان اور خاص طور پر ان کی اہلیہ صاحبہ محترمہ۔ مکرم سید محمد اقبال شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ نیروبی مکرم سید سرور شاہ صاحب۔ مکرم کرنل نصیر شاہ صاحب اور مکرم سید بشیر شاہ صاحب سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قول مبارک "صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا" کے مطابق "اصحابی کالنجوم" کے مصداق تھے۔ گویا کہ ہمارے لئے برکت کا سرچشمہ تھے۔ ان کی وفات سے خاص طور پر جماعت احمدیہ نیروبی میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون —— حضرت ڈاکٹر صاحب رضی اللہ تعالیٰ نے اپنی جائیداد کے ایک چوتھائی حصہ کی وصیت اشاعت اسلام کی غرض سے کی ہے۔ یہ گرانقدر عطیہ ایک رقم خطیر پر مشتمل ہے۔ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم نے اس طرح جماعت احمدیہ نیروبی میں حضرت بابو غلام محمد صاحب مرحوم و مغفور اور مکرم چوہدری عبدالواحد کے بعد مالی قربانی کی تیسری شاندار قابل قدر۔ واجب تقلید اور نمایاں مثال قائم کی۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ یہ حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم کی اسلام اور احمدیت سے گہری وابستگی اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دلی عقیدت کا ثبوت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صداقت کی دلیل ہے کہ ان کی قوت قدسیہ نے فی زمانہ جماعت احمدیہ میں ایسے نادر وجود پیدا کئے۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ حضرت ڈاکٹر صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو احیائے اسلام کے سلسلہ میں اس کوشش کے صلہ میں اگلے جہان میں ابدی زندگی عطا فرمائے اور انہیں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے اور ان سب کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امسال بھی ہمارا جلسہ سالانہ بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ لیکن ابھی تک اس کا خرچ پورا نہیں ہوا۔ جن جماعتوں نے اس کار خیر میں نمایاں حصہ لیا ہے اور اس وقت چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ پورا کر چکی ہیں یا کم از کم ساٹھ فی صدی تک ادائیگی کر چکی ہیں ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ تمام جماعتیں سال ختم ہونے سے پہلے پہلے اپنا بجٹ سو فی صد پورا کر دیں گی۔ یہ فہرست باقساط شائع کی جا رہی ہے۔ تابزرگان سلسلہ اور دیگر احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی یہ قربانی قبول فرمائے اور ان کی جانوں اور مالوں میں برکت ڈالے۔ اور آئندہ اپنی راہ میں اس سے بھی بڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

جن جماعتوں کی وصولی کم ہے۔ اور اس لئے ان کے نام ان فہرستوں میں نہیں آسکے۔ انہیں چندہ جلسہ سالانہ کی پوری ادائیگی کی طرف فوری طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اگر کسی جماعت کے ذمہ گذشتہ سالوں کے بقائے ہوں۔ تو ان کی ادائیگی کی بھی فکر کرنی چاہیئے۔ یہ لازمی چندہ ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے۔

ج۔ ساٹھ فی صدی سے زیادہ وصولی

مرکز ربوہ:۔ دار الرحمت شرقی۔ دار النصر غربی۔ دار البرکات۔ دار العلوم۔

ضلع لاہور:۔ بھاٹی گیٹ۔ نیلا گنبد۔ للیانی۔ ضلع جھنگ:۔ ڈاور آ۔ چک ۲۹۴ کالووالا

ضلع میانوالی:۔ بھکر۔ دکھ غلاماں ڈیری فارم۔ ضلع سرگودھا:۔ گھوگھیاٹ چک ۳۳ ج۔ چک ۳۹ SB۔ چک ۸ NB۔ منٹھ ٹوانہ۔ ضلع شیخوپورہ:۔ شاہ کوٹ۔ بکلیاں۔ کچیلی

ضلع لائلپور:۔ چک ۲۶ ج ب۔ چک ۳۳۲ ج ب دھنی دیو۔ چک ۲۰۹ ر ب۔ چک ۱۲۱ ج ب گوکھووال چک ۲۹ ج ب۔ چک ۳۵۴ ج ب قادر آباد۔ چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پور۔ چک ۴۲ گ ب۔ چک ۲۶۵ گ ب کوٹ غلام محمد چک ۲۴۴ ر ب سیانوالہ۔ چک ۱۰ ر ب رڈکا۔ چک ۲۷۸ ر ب شیرکا۔ سمندری۔ ماموں کانجن۔ چک ۱۳۲ گ ب

آزاد کشمیر:۔ میرپور۔ مظفر آباد۔ ورپیلا جتالہ۔

ضلع گوجرانوالہ:۔ گوجرانوالہ۔ گکھڑ منڈی۔ تر گڑی۔ بورلوالہ۔ ملکے۔ وزیر آباد۔ اکالگڑھ

ضلع سیالکوٹ:۔ سمبڑیال۔ ڈسکہ۔ دسے والا۔ جالے چیمہ۔ علیوالی۔ پمپ المعروف احمد آباد کوٹلی نتھو۔ تلونڈی کھجوروالی۔ کوٹ کرم بخش۔ بن باجوہ۔ کالیکے ناگرے۔ چھور کا ہلول۔ کنجروڑ بستی افغاناں۔ آئمہ قاضیاں۔ ضلع گجرات:۔ منڈی بہاؤ الدین۔ سرائے عالمگیر۔ دھوریہ۔ کالرہ دیوان سنگھ۔ مرالہ۔ مونگ۔ چک ۹۔ چک ۳۰ ڈیرہ فارم۔ کنجاہ۔ چوکنانوالی۔ نصیرداتی

(ناظم بیت المال)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زمینداروں سے خطاب

تحریک جدید کے مالی جہاد کے بقایا داروں سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا:۔

”مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات ہیں۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے تم کو بھی معلوم ہے اور مجھے بھی معلوم ہے تم بھی اس ملک میں رہنے والے ہو۔ میں بھی اس ملک کا رہنے والا ہوں تم میں سے اکثر کے آمد کے ذرائع بھی وہی ہیں جو میرے ہیں۔ یعنی میری آمدنی کا ذریعہ بھی زمینداری ہے بلکہ میری زمین ایسے علاقہ میں ہے جس کی فصل اس سال ساری ماری گئی ہے اور یہ سال اس علاقہ کے زمینداروں کے لئے بغیر قرض لئے بظاہر گذارہ ناممکن ہے۔ الا ماشاء اللہ پس میں یہ چیزیں جانتا ہوں انکے دہرانے کی ضرورت نہیں۔“

”لیکن تم بھی یہ جانتے ہو کہ باوجود مشکلات کے تم اپنے بیوی بچوں کو خرچ دے رہے ہو۔ تم اپنے گھر کے تمام اخراجات چلا رہے ہو۔ تم تعلیم کے اخراجات چلا رہے ہو۔ اگر تم باوجود ان مشکلات کے اپنے سارے کام کر رہے ہو اور سمجھتے ہو کہ شاید اللہ تعالیٰ اگلے سال فراخی دیدے تو جیسے تم دوسرے کام کرتے ہو یہ کام بھی کرو۔ آخر اس قسم کی تباہیاں ہمیشہ نہیں آیا کرتیں۔“

”پس زمینداروں کو میں کہتا ہوں کہ جو تباہیاں تمہارے فصل پر آئیں وہ میری فصل پر بھی آئیں۔ جن حالات سے تم گذر رہے ہو۔ ایسے حالات سے میں بھی گذرا ہوں اسلئے تم یہ نہ کہو کہ ہماری آمد کم ہو گئی ہے۔“

”میں جانتا ہوں ایک طرف تمہاری آمد کم ہوگی تو دوسری طرف بڑھنے کے بھی امکانات ہ

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست

تحریک جدید کے سال ۳۲/۲۲ میں وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کرنے والے مجاہدین

نمبر	نام	مقام	رقم
۱۲۱	چوہدری محمد یوسف صاحب مع اہل و عیال و والدین بزرگان	سانگھڑ	۱۸۴ — ۰۰
۱۲۲	ملک بشیر احمد صاحب	”	۱۱ — ۰۰
۱۲۳	مولوی فقیر محمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	”	۶۷ — ۰۰
۱۲۴	پیر شریف احمد صاحب معہ اہل و عیال	”	۵۳ — ۰۰
۱۲۵	صوبیدار نور محمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	”	۴۴ — ۰۰
۱۲۶	چوہدری غلام محمد صاحب۔ چک ۱۸۲/۹-ا	منٹگمری	۱۰ — ۵۰
۱۲۷	” سردار محمد صاحب	”	۱۰ — ۲۵
۱۲۸	چوہدری فیض محمد صاحب	”	۱۲ — ۵۰
۱۲۹	” عبد الغفور و داؤد احمد صاحبان	”	۱۱ — ۰۰
۱۳۰	فاطمہ بی بی صاحبہ بیوہ رسول بخش صاحب		۱۱ — ۰۰
۱۳۱	مکرم الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار	سیالکوٹ شہر	۵۰۰ — ۰۰
۱۳۲	قریشی محمد مطیع اللہ صاحب	”	۲۰۰ — ۰۰
۱۳۳	چوہدری غلام الٰہی صاحب ڈنڈپور رکھ رودیاں	ضلع سیالکوٹ	۱۱ — ۵۰
۱۳۴	اہلیہ صاحبہ حکیم محمد دین صاحب	”	۱۰ — ۰۰
۱۳۵	محمد اکمل صاحب	بھکر بھٹی	۵۱ — ۸۴
۱۳۶	” منجانب والد صاحب مرحوم	”	۱۰ — ۱۱
۱۳۷	” محمد اقبال صاحب مرحوم برادر	”	۱۰ — ۱۱
۱۳۸	” والدہ صاحبہ	”	۱۰ — ۱۱
۱۳۹	” ناصر بیگم صاحبہ بھابھی	”	۱۰ — ۱۱
۱۴۰	” چوہدری محمد عبد اللہ صاحب باجوہ معہ اہلیہ صاحبہ	ظفروال سیالکوٹ	۲۱ — ۷۵

وکیل المال اول تحریک جدید

تعلیم الاسلام کالج گھٹیالیاں میں سول ڈیفنس ٹریننگ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں دفاعی ٹریننگ کا آغاز ہو رہا ہے۔ جیسا کہ احباب جانتے ہیں گھٹیالیاں کا علاقہ گذشتہ جنگ میں۔ مہاجرین کی آمد۔ اور جنگ کے اثرات سے خاصا متاثر ہوا ہے۔ طلباء اور سٹاف کی یہ خواہش تھی۔ کہ ہمارے نوجوان جہاں عام درس تعلیم سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ وہاں وہ ہنگامی حالات میں پوری دفاعی تربیت سے بھی واقف ہوں۔

چنانچہ ہماری درخواست پر حکومت کی طرف سے اس قسم کی تربیت کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ میں جناب محترم چوہدری محمد عبد اللہ خاں صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع سیالکوٹ نیز چوہدری سردار محمد صاحب ۵۔ ایچ۔ او ستراہ۔ تحصیل پسرور کا ممنون ہوں۔ کہ انہوں نے کالج میں انسٹرکٹر کو بھیج کر ایک قومی ضرورت کو پورا کیا ہے۔ ہمارا کالج انشاء اللہ العزیز آئندہ ہر قسم کے حالات میں حکومت کی ہدایات سے پورا تعاون کرے گا۔

عبد السلام اختر ایم اے
پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ گھٹیالیاں۔ سیالکوٹ

ہ ہیں ہمیں زمین اور زمینی چیزوں پر نظریں رکھنی چاہیئے۔ ہمیں اس ہستی سے صلح کرنی چاہیئے۔ جس نے زمین کو پیدا کیا ہے جس نے طاقت پیدا کی ہے۔ اگر تم اپنی قربانیوں سے اسے خوش رکھو گے تو وہ زمین سونا اگلوائیگی اور تمہارے گھروں کو آرام و راحت سے بھر دیگی“۔

”پس اپنے اس اہم اصل مقصود کو سامنے رکھتے ہوئے اور یہ بات یاد رکھتے ہوئے کہ جس قدر تم قربانی کرتے ہو۔ اسی قدر تم اللہ تعالیٰ کے قریب ہو جاؤ گے اور یہ جانتے ہوئے کہ تمہاری حقیر قربانیوں کی وجہ سے ہر جگہ سبکی نیچا دکھانے والے ناکام رہے“۔

”پس تم خوشی اور بشاشت سے آگے بڑھو تا دنیا میں اشاعت اسلام ہو سکے اور تمہارا نام مجاہدوں کی فہرست میں لکھا جائے“۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

افروڈور

جرمنی کی ایک نادر دوائی

ذہنی پریشانی، کام کرنے کو جی نہ چاہنا، ذہنی کھچاؤ، چڑچڑاپن، جلد غصہ آجانا، ذہنی انتشار، جلد تھک جانا بے حد کمزوری، مردانہ بانجھ پن

کیلئے

جرمنی کی بنی افروڈور گولیاں بے حد مفید ہیں۔ استعمال کے ایک ہفتہ بعد آپ اپنے اندر ایک غیر معمولی طاقت اور تندرستی کا احساس پائیں گے۔

۵۰ گولیوں کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ۱۵/- روپے

شفا میڈیکو

سوداگران انگریزی ادویات چوک میو ہسپتال لاہور فون ۶۳۶۹۳ / ۳۲۱۱

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار، کیل، پڑتل، چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن۔ ۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸

سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروز پور روڈ لاہور

لائل پور ٹمبر سٹور راجباہ روڈ لائل پور فون نمبر ۲۸۰۸

ہمیشہ اپنے

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔

(مینیجر)

احباب ہمیشہ اپنے قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی آرام دہ اور دلکش بسوں میں سفر کریں

ربوہ جنرل سٹورز ربوہ

اقوام عالم کی ستر ھویں جنرل اسمبلی کے صدر معظم ہز ایکسیلینسی جسٹس ڈاکٹر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کا تصدیق نامہ ہے کہ جناب حکیم مبارک احمد خاں صاحب عرصہ چودہ پندرہ سال سے طبیہ عجائب گھر کو بہت خوبی اور تندہی سے چلا رہے ہیں اور اس ادارے سے یونانی ادویہ اعلیٰ سے اعلیٰ قسم کی نہایت خالص دستیاب ہو سکتی ہیں۔ طبیہ عجائب گھر اعلیٰ پیمانے پر خدمت بجا لا رہا ہے اور رفاہ عام کا ایک اہم شعبہ ہے جس پر حکیم مبارک احمد خاں صاحب بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔" سونے کی گولیاں:۔ شکر۔ فاسفیٹ۔ البومین وغیرہ امراض پیشاب کو دور کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بناتی ہیں۔ ایک ماہ کورس چودہ روپے۔ طاقت کی نوالی گولیاں ایک ماہ کورس تیس روپے۔ زوجام عشق بہ نسخہ خاص ایک ماہ چودہ روپے۔ فہرست کارڈ آنے پر مفت ارسال ہو گی۔

پتہ:۔ طبیہ عجائب گھر۔ امین آباد۔ ضلع گوجرانوالہ۔

کیل چھائیوں، پھوڑے پھنسی، خارش اور اگزیما کے لئے

بزناف کریم

فی ٹیوب ایک روپیہ

طبیب دوست نمونہ کے لئے تحریر فرمائیں

اپالو کر ڈ:-

اوپل کیمیکل اینڈ سٹریز لمیٹڈ

گجرات

ربوہ میں

دواخانہ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ کی شاخ کھل گئی ہے

حب اٹھرا

اور دوسری دوائیں

اب آپ کو مقررہ نرخوں پر یہیں سے مل سکتی ہیں۔

فہرست ادویہ مفت حاصل کریں،

منیجر دواخانہ حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اکسیر اپھارہ

شفتل برسیم سے ہونے والا جانوروں کا مہلک اپھارہ اکسیر اپھارہ کے ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے زمیندار احباب اس کا سٹاک اپنے پاس رکھیں تاکہ ہر وقت کام آسکے۔ فی پیکٹ ۵۰ پیسے فی درجن ۵ روپے دو درجن یا زائد پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی ہو گا نہ ہونے والی قیمت کی رعایت۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال۔ لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی متصل ڈاکخانہ ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی،

کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں

زعمائے انصار اللہ کی توجہ کیلئے،

تمام زعمائے کرام کو ۱۹۶۶ء کا بجٹ تشخیص کرنے کے لئے مطبوعہ بجٹ فارم بھجوا دیئے گئے ہیں۔ازراہ کرم ان فارموں کو جلد مکمل کر کے منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیں۔ جن مجالس کو بجٹ فارم نہ ملے ہوں وہ لکھ کر منگوالیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

ربوہ

مسجد مبارک میں درسِ قرآنِ مجید کا دور مکمل ہونے پر اجتماعی دعا

آخری تین سورتوں کا درس حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے دیا

درس اور اجتماعی دعا میں ہزاروں احباب کی شرکت

ربوہ ۔۔۔۔۔ نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ اہتمام مسجد مبارک میں یکم رمضان المبارک سے پورے قرآن مجید کے خصوصی درس کا جو سلسلہ جاری تھا وہ ۲۹ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۶۶ء نماز مغرب سے قبل مکمل ہو گیا۔ امسال علمائے کرام میں سے اس درس میں علی الترتیب محترم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری، محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل، محترم مولوی ابو المنیر نور الحق صاحب، محترم مولوی ظہور حسین صاحب سابق مبلغ بخارا، محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب، محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حصہ لیا۔ ابتدائے رمضان میں محترم مولانا محمد صادق صاحب کی ناسازئ طبع کے باعث دو روز محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے بھی درس دیا۔

مورخہ ۲۹ رمضان کو نماز عصر سے قبل محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کے حصۂ درس کے مکمل ہونے کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے چار بجے مسجد مبارک میں تشریف لا کر پہلے عصر کی نماز پڑھائی اور پھر قرآن مجید کی ۳ آخری تین سورتوں کا درس دیا۔ حضور نے ان ہر سہ سورتوں کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی جو سوا پانچ بجے تک جاری رہی۔ ازاں بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک پرسوز اجتماعی دعا کرائی۔ جس میں حاضر الوقت ہزاروں احباب شریک ہوئے۔

درس اور دعا میں نہ صرف اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں شرکت کی سعادت حاصل کی بلکہ قرب و جوار کے احباب بھی بہت کثیر تعداد میں اس موقع پر ربوہ تشریف لائے اور انہوں نے بھی قرآنی معارف سے بہرہ ور ہونے کے علاوہ دعا کے اس انمول موقع سے فائدہ اٹھایا۔ چنانچہ دنیا میں غلبۂ اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی کے لئے نہایت خشوع و خضوع اور عجز و الحاح کے ساتھ دعائیں مانگی گئیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں جاری رہنے والے اس خصوصی درس القرآن اور نماز تراویح میں امسال احباب گزشتہ چند سالوں کی نسبت بہت زیادہ تعداد میں شریک ہو کر قرآنی علوم و معارف سے فیض یاب ہوتے رہے۔ تمام رمضان میں درس القرآن اور نماز تراویح میں احباب کی حاضری بہت خوشکن رہی۔ انہوں نے خاص التزام اور تعہد کے ساتھ درس سنا اور قرآنی علوم و معارف سے اپنی جھولیاں بھرنے کی غیر معمولی سعادت حاصل کی۔ سارے ہی رمضان میں مسجد مبارک نمازیوں، اور درس سننے والوں نیز آخری عشرہ رمضان میں اعتکاف بیٹھنے والوں سے پُر رہی اور اس کثرت سے ذکر الٰہی بلند ہوا کہ مسجد مبارک اور اس کا ماحول ذکر الٰہی سے ہمہ وقت معمور نظر آیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قرآن جاری رہنے والے اس ذکر الٰہی اور ہزارہا قلوب سے نکلنے والی ان دردمندانہ اور متضرعانہ دعاؤں کو قبول فرمائے۔ اور اس قبولیت کی برکات سے ہمیں ہمیشہ نوازتا رہے۔ آمین۔

سرحدوں سے فوجوں کی واپسی آج شروع ہو جائے گی

فریقین کے اختلافات کی صورت میں جنرل مارمبیو قطعی فیصلہ دیں گے

راولپنڈی۔ ۲۵ جنوری۔ پاکستان اور بھارت کی فوجوں کی واپسی آج منگل کی صبح سے شروع ہو جائے گی اور ۲۵ فروری تک تمام فوجیں اس جگہ واپس چلی جائیں گی جہاں وہ ۵ اگست ۱۹۶۵ء کو تھیں یہ بات اس معاہدے میں کہی گئی ہے جو پاکستان اور بھارت کی فوجوں کے سربراہوں کے درمیان ۲۲۔ جنوری کو دہلی میں طے پایا تھا۔

فوجوں کی واپسی "اعلان تاشقند" کے تحت عمل میں آ رہی ہے۔ اس سلسلے میں پاکستان کے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ گزشتہ ہفتے نئی دہلی گئے تھے۔ جہاں انھوں نے بھارت کے کمانڈر انچیف جنرل چودھری سے بات چیت کے بعد فوجوں کی واپسی کا منصوبہ تیار کیا۔ دونوں فوجی سربراہوں نے جو معاہدہ کیا ہے اس پر چار مرحلوں میں عمل ہوگا۔

دونوں کمانڈروں کے درمیان طے پانے والے معاہدے میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ دونوں ملکوں کی فوجوں کی واپسی اقوام متحدہ کے نمائندے میجر جنرل مارمبیو کی زیر نگرانی ہوگی اور اگر اس سلسلہ میں فریقین کے درمیان کوئی اختلاف پیدا ہو جائے تو جنرل مارمبیو ہی اس کا فیصلہ کریں گے۔ اور ان کا فیصلہ قطعی ہوگا۔

بھارت کے ایٹمی سائنسدان ڈاکٹر بھابھا فضائی حادثے میں ہلاک ہو گئے

لندن ۲۵ جنوری۔ بھارت کی سرکاری فضائی کمپنی ایر انڈیا کا ایک بوئنگ ۷۰۷ طیارہ کل فرانس میں کوہ ایلپس میں گر کر تباہ ہو گیا۔ اس طیارے میں ۱۱۷ مسافر سوار تھے۔ ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں بچا۔ مرنے والوں میں بھارت کے ایٹمی کمیشن کے چیئرمین اور ممتاز سائنسدان ڈاکٹر بھابھا بھی شامل ہیں۔ ڈاکٹر بھابھا بھارت کو ایٹمی قوت بنانے کے لئے کام کر رہے تھے اور انہوں نے اعلان کیا تھا کہ وہ ایک سال میں ایٹم بم بنا سکتے ہیں۔

سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ ایر انڈیا کے بدقسمت طیارے کا ملبہ جنیوا سے کوئی ۵۰ میل جنوب میں ایلپس کی ایک چوٹی پر پڑا ملا۔ طیارے میں ۱۰۶ مسافر اور عملے کے گیارہ ارکان تھے فرانسیسی فضائیہ کے ایک ہیلی کاپٹر کے پائلٹ

نے بتایا ہے کہ کوئی مسافر زندہ نہیں بچا یہ ہیلی کاپٹر طیارے کی تلاش میں روانہ کیا گیا تھا۔

ربوہ میں عید الفطر کی تقریب

بقیہ صفحہ اوّل

گیا ہے۔ نمازیوں سے پُر ہو گیا اور آخری وقت آنے والے بہت سے احباب کو تو احاطہ سے بھی باہر سڑک کے ساتھ بنے ہوئے گھاس کے قطعات میں صفیں بنانی پڑیں۔ چونکہ یہ خلافت ثالثہ کے نئے مبارک دور کی پہلی عید الفطر تھی اس لئے احباب حضور ایدہ اللہ کی اقتدار میں عید کی نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں سے ایک ایک دو دو روز پہلے ہی ربوہ پہنچنے شروع ہو گئے تھے۔ اور دور دراز مقامات کے بہت سے لوگ تو موٹر کاروں کے ذریعہ طویل سفر طے کر کے اسی روز صبح ربوہ پہنچے۔ چنانچہ نماز عید کا اجتماع امسال اتنا وسیع اور بارونق تھا کہ گزشتہ چند سالوں میں عید کے موقع پر ربوہ میں اتنا بڑا اجتماع دیکھنے میں نہ آیا تھا۔

ٹھیک ساڑھے نو بجے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں تشریف لا کر نماز پڑھائی۔ ازاں بعد حضور نے ایک نہایت روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جو بیس منٹ جاری رہا (حضور کے خطبہ کا مکمل متن قریب ترین اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا ان شاء اللہ) خطبہ کے بعد حضور نے دعا کرائی جس میں ہزاروں ہزار احباب شریک ہوئے۔ ازاں بعد حضور نے ازراہ تلطف مسجد میں حاضر احباب کو شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ احباب نے ایک خاص نظام کے ماتحت حضور سے مصافحہ کرنے اور حضور کی خدمت میں باری باری عرض کرنے کی سعادت حاصل کی شرف مصافحہ حاصل کرنے کا یہ سلسلہ گیارہ بجے بعد تک مسلسل جاری رہا۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور ہزاروں احباب مسجد مبارک سے بہشتی مقبرہ گئے جہاں انہوں نے حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر بزرگوں کے مزاروں پر دعا کی چنانچہ بارہ بجے تک بہشتی مقبرہ میں زائرین کا ایک تانتا بندھا رہا۔ احباب بہشتی مقبرہ میں بزرگان سلسلہ کے مزاروں پر دعا کرنے کے بعد اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴